قیمت سالانہ پیشگی ہندوستان
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند
نمبر ۱ | ۸ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲ جولائی سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

۲۸- جون پالم پور سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت پالم پور پہنچ گئے ہیں۔ اور ڈاک بنگلہ میں قیام ہے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ بعض امور کی سرانجام دہی کے سلسلہ میں شملہ تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی جگہ مقامی طور پر حضرت میرزا شریف احمد صاحب فرائض انجام دیں گے۔

۲۷ جون جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ پونچھ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

"الفضل" اکیسویں سال میں

خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ "الفضل" جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے جاری ہونے۔ اور پھر اس وقت تک جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت عطا فرما کر جماعت احمدیہ کی راہ نمائی۔ اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی و اشاعت کا کام آپ کو تفویض فرمایا۔ آپ کی ادارت میں شائع ہونے کا فخر حاصل ہے۔ زیر مطالعہ پرچہ سے اکیسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ اور اب اسے سلسلہ اور جماعت کا بیس سالہ خدمت گزار ہونے کے لحاظ سے حق حاصل ہے

نہیں۔ جس کی طرف تو[illegible] ہفتہ میں تین بار شائع ہونے والا اخبار جو ح[illegible] الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ تقریر[illegible] مضامین شائع کرنے کا شرف حاصل کرنے [illegible] امور میں بھی جماعت کی راہ نمائی کرنے [illegible]۔ دس روپے سالانہ میں مہنگا نہیں لیکن [illegible] یہ ادھر ادھر سے مانگ کر پڑھ لینے کی کوشش [illegible] لئے خود خریدار بننے کی ضرورت نہیں سمجھ[illegible] خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

انجمن اسلامیہ پونچھ کی طرف سے سابق صدر کشمیر کمیٹی کی شاندار خدمات کا اعتراف

احمدی وکلاء کے خلاف الزامات کی پُرزور تردید

پونچھ (کشمیر) ۲۶- جون ۱۹۳۳ء سکرٹری صاحب انجمن اسلامیہ پونچھ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:-

۱- ۱۰ ہاڑ سمت ۱۹۹۰ بکرم کو انجمن اسلامیہ پونچھ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ خواجہ جلال الدین صاحب وائس پریذیڈنٹ صدر تھے۔ میر ضیاء الدین صاحب اندرابی جنرل سکرٹری نے انجمن کی توجہ ایک اُردو پمفلٹ بعنوان "برادران کشمیر کے نام سلسلہ چہارم کا مکتوب اوّل" جو حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سابق صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے ۱۸- جون ۱۹۳۳ء کو شائع کیا گیا ہے منعطف کرائی۔ اور ممبران سے استدعا کی۔ اگر ان کے علم میں کوئی ایسا واقعہ ہو۔ جس سے ان الزامات کی تصدیق ہوتی ہو۔ جن کا ذکر اس مکتوب میں کیا گیا ہے۔ تو اسے ظاہر کر دیں۔ یعنی یہ کہ سابق صدر صاحب نے احمدی وکلاء کی معرفت اشاعت احمدیت کا کام کرایا ہو۔ یا اپنی پریذیڈنٹی کی حیثیت سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھایا ہو۔ یا کوئی ایسی مثال کہ وکلاء نے کسی سے کسی قسم کی فیس وغیرہ لی ہو۔ خواہ وُہ بصورت نقدی ہو۔ یا کسی اور صورت میں۔ اس کے جواب میں تمام ممبروں نے حضرت میرزا صاحب کے کام کی تعریف کی۔ اور کسی نے بھی ان میں سے کسی الزام کی تصدیق نہ کی۔

حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوئے:-

۱- یہ کہ حضرت میرزا محمود احمد صاحب سابق صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی اور ان کے مقرر کردہ وکلاء کے خلاف بعض مسلمانوں کی طرف سے پریس میں یا دیگر ذرائع سے جو الزامات عائد کئے گئے ہیں۔ یہ انجمن اعلان کرتی ہے۔ کہ وُہ قطعی طور پر غلط۔ کلیتہً ناقابل اعتماد۔ محض اتہامات اور بے بنیاد جھوٹ ہیں۔ اور اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ ان بیش بہا خدمات کے استحسان کو جو پونچھ کے غریب مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے حضرت میرزا صاحب اور اُن کے مقرر کردہ وکلاء نے گزشتہ مصیبت کے ایام میں کیں ریکارڈ پر لانا چاہتی ہے۔

۲- چودھری عزیز احمد صاحب جو گزشتہ فسادات کے زمانہ میں سابق صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے ہماری قانونی امداد کے لئے مقرر کئے گئے تھے۔ اور جو بطور ڈیفنس کونسل کام کرتے رہے ہیں ان کے پنجاب میں بطور سب جج تعینات ہونے پر انجمن اسلامیہ ان کی خدمت میں دلی خلوص کے ساتھ ہدیۂ تہنیت پیش کرتی ہے۔

۳- قاضی عبدالحمید صاحب پلیڈر جو سابق صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی طرف سے گزشتہ سال کے مصائب میں ہمارے قانونی مشیر کی حیثیت سے یہاں بھیجے گئے تھے۔ اور جس ڈیوٹی کو انہوں نے احسن طور پر ادا کیا۔ یہ انجمن ان کے اس صدمہ میں جو انہیں اپنے دو بھائیوں کی وفات سے ہوا ہے۔ اُن سے دلی خلوص کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتی ہوئی دُعا کرتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومان کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

۴- یہ کہ ان قراردادوں کی نقول پریس اور افراد متعلقہ کو بھیجی جائیں۔

وزیر صاحب پونچھ کا افسوسناک رویّہ

مسلمانان تھکیالہ کی صدائے احتجاج

مسلمانان تھکیالہ پڑاوہ بوساطت صلاح محمد صاحب ۲۷- جون کو

گروہ تیار کرے۔ جو احمدیوں کے ساتھ متصادم ہو۔ تاکہ مسلمان امام جماعت احمدیہ قادیان سے بعض پیچیدہ معاملات میں بروقت قانونی امداد حاصل نہ کر سکیں۔ جو کہ نہایت ہی خطرناک بات ہے وزیر صاحب موصوف سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وُہ اس پالیسی کو تبدیل کر دے۔ دگرنہ مسلمانوں میں تصادم۔ کوئی

انتظام جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

ہمارے جلسہ سالانہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور پہلے سال کی نسبت ہر سال مہمان کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ کارکنان جلسہ سالانہ اگرچہ اپنی ہمت اور بساط۔ اور سامان کے مطابق پورا انتظام کرتے ہیں۔ تاہم ہو سکتا ہے۔ ہمارے انتظام میں کسی نہ کسی وجہ سے کوئی نقص۔ اور کوئی خامی باقی رہ جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں انتظام جلسہ میں کسی مزید ترقی۔ اور بہتری کی گنجائش ہو۔ تو وُہ مہربانی فرما کر ۱۰ جولائی تک اپنی آراء اور تجاویز نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تاکہ ہم اپنے انتظام پر مزید غور کر سکیں۔ آراء اور تجاویز ارسال فرماتے وقت احباب کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ کہ اگر انہیں ہمارے انتظام پر یا کارکنوں پر کوئی اعتراض یا شکایت ہو۔ تو وُہ بے شک اُسے بھی پیش فرمائیں لیکن ساتھ ہی اصلاحی تدابیر و تجاویز بھی پیش کرنی چاہئیں۔ کیونکہ اصل غرض ہماری غلطیوں۔ اور خامیوں کی اصلاح کرنا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے:-

۱- جلسہ گاہ کی عمارت و انتظام کے متعلق۔ ۲- پروگرام تقاریر جلسہ کے متعلق۔ ۳- کھانے۔ اور مکانات کے متعلق ۴- استقبال اور مہمان نوازوں کے رویّہ کے متعلق ۵ ایڈ- یعنی طبی امداد کے متعلق:-

ناظر اعلےٰ- قادیان

مظلومین کشمیر کی امداد کرو

باوجود اس کے کہ پیشتر ازیں یہ اعلان کیا جا چکا تھا۔ کہ چندہ کشمیر اُن مسلمانوں سے بھی وصول کیا جانا چاہیئے۔ جن پر اعتماد ہے۔ بعض رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بعض احمدی اس بات پر مُصر ہیں۔ کہ دوسرے مسلمانوں سے چندہ کشمیر نہ وصول کیا جائے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان مسلمانوں سے ضرور چندہ کشمیر وصول کیا جائے۔

اس ضمن میں یہ اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ کہ میاں احمد صاحب زرگر کو ایسے مسلمانوں سے چندہ کشمیر وصول کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ پس جس جماعت میں صاحب موصوف ... احمدیوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الاول سنہ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

آل انڈیا کشمیر کمیٹی سے ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا استعفٰی

احمدی ممبر کشمیر کمیٹی سے علیحدہ ہونے کیلئے تیار ہیں

(از جناب ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب ایل ایل۔ ڈی ناظر امور خارجہ جماعت احمدیہ)

ڈاکٹر صاحب کا اعلان

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا ایک اعلان اخبارات میں کشمیر کمیٹی کے متعلق شائع ہوا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ کشمیر کمیٹی کا کام بوجہ اس کے کہ احمدی ممبر صرف اپنے امام کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں۔ چلنا مشکل ہے۔ اور اس وجہ سے انہوں نے اس کمیٹی سے استعفٰے دے دیا ہے۔ اس امر کے ثبوت میں کہ احمدی صرف اپنے امام کی اطاعت میں کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک احمدی ایڈووکیٹ کے مضمون کا جو میرپور میں کام کرتے تھے حوالہ دیا ہے:۔

ڈاکٹر صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ درست نہیں

ایڈووکیٹ مذکور اپنے بیان کے خود ذمہ وار ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس صورت میں کہ اسی جگہ ایک اور احمدی وکیل اب تک آنریری طور پر کام کر رہا ہے۔ دوسرے ایڈووکیٹ کے مضمون کا حوالہ دینا مناسب نہ تھا۔ مگر بہر حال میں سمجھتا ہوں۔ کہ مشارُ الیہ ایڈووکیٹ کو اپنی پوزیشن خود صاف کرنی چاہیئے۔ اُن کا اعلان نہ جماعت کا اعلان ہے۔ نہ اس کی ذمہ واری جماعت پر ہے۔ میں جو کچھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق کہنا چاہتا ہوں۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جو نتیجہ سر محمد اقبال صاحب نے نکالا ہے۔ وُہ درست نہیں۔ کیونکہ یہ امر واقعہ ہے۔ کہ احمدی جماعت کے نمائندے دس سال سے مسلم لیگ میں دوسرے فرقوں کے افراد کی صدارت میں نہایت تن دہی سے کام کر رہے ہیں۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سنہ ۱۹۲۷ء میں مسٹر جناح کی صدارت میں شملہ میں کام کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس کے بورڈ کے ممبر ہیں۔ اور میں جو جماعت احمدیہ کا سکرٹری امور خارجیہ ہوں۔ ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہُوں۔ اور جب سے یہ کانفرنس قائم ہے۔ اس وقت سے دوسرے صدر کے ماتحت کام کر رہا ہوں۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب خود آل انڈیا مسلم پارٹیز کانفرنس کے صدر ہیں۔ اور اس حیثیت میں انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ جس باڈی کے وُہ صدر ہیں۔ اس کے کام کو کامیاب بنانے کے لئے سب سے زیادہ مالی امداد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دی ہے۔ یعنی سنہ ۱۹۳۰ء سے اس وقت تک آپ اس مجلس کے لئے تین ہزار کے قریب روپیہ دے چکے ہیں۔ اگر احمدی دوسروں کے ماتحت کام کرنا ناپسند کرتے۔ تو اس قدر مالی امداد جو دوسرے مسلمانوں کی امداد کے غالبًا برابر ہوگی۔ وُہ اس انجمن کو کیوں دیتے۔ جس کے صدر سر محمد اقبال صاحب ہیں۔ مسلم لیگ کے رجسٹرات سے بھی یہ امر ثابت ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی امداد میں بھی بابت بڑا حصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ حالانکہ اس مجلس کے صدر بھی سوائے ان چند ایام کے جن میں چودھری ظفر اللہ خاں صاحب صدر ہُوئے۔ ایسے احباب ہوتے رہے ہیں۔ جو جماعت احمدیہ سے تعلق نہ رکھتے تھے:۔

کشمیر کمیٹی کا ۱۸ جُون کا اجلاس

علاوہ اس گزشتہ تجربہ کے میں کشمیر کمیٹی کے اس اجلاس کے واقعہ کو مستند روایات کی بنا پر بھی پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کو استعفٰے دینے کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اس اجلاس میں تین امور پر اختلاف ہُوا:۔

۱- کیا آئندہ ممبر ایک خاص رقم کے ادا کرنے پر خود بخود ممبر سمجھے جائیں۔ یا موجودہ کمیٹی کی منظوری شرط ہو:۔

۲- کیا وائس پریذیڈنٹ ایک ہو۔ یا کئی؟-

۳- کیا ایک سکرٹری اور ایک اسسٹنٹ سکرٹری ہو۔ یا دو سکرٹری ہوں۔ اور کام کو دونوں میں تقسیم کر دیا جائے؟-

پہلی تجویز کے متعلق سر محمد اقبال صاحب کا خیال تھا۔ کہ صرف چندہ ادا کرنے پر ہر شخص ممبر مقرر ہو جائے۔ کثرت رائے سے اوّل یہ تجویز مسترد ہو کر یہ فیصلہ ہُوا۔ کہ کمیٹی کی منظوری سے ممبر لئے جائیں۔ تا ناپسندیدہ اشخاص کمیٹی کے کام کو خراب کرنے کے لئے شامل نہ ہو جائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ تجویز پیش فرمائی۔ کہ صرف چندہ دینے پر درخواست کنندہ کو ممبر بنا لیا جائے۔ مگر چندہ دینے کے معًا بعد کوئی ممبر نہ سمجھا جائے بلکہ ورکنگ کمیٹی کے سامنے پیش ہو کر نام جنرل اجلاس کے سامنے پیش ہوں۔ اور دُوسرے اجلاس کے وقت سے درخواست کنندگان ممبر سمجھے جائیں۔ اس طرح نہ تو کوئی جماعت اپنے خیالات کے لوگوں کا ناجائز قبضہ کمیٹی پر رکھ سکے گی۔ اور نہ کوئی سکرٹری یہ کر سکے گا۔ کہ کسی خاص موقعہ پر اپنے مطلب کے آدمیوں کو ممبر بنا کر لے آئے۔ اس سمجھوتہ کو پندرہ ممبروں نے تسلیم کر لیا۔ اور اس طرح ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے خیالات کی تائید ہو گئی:۔

دوسری تجویز کے متعلق ڈاکٹر صاحب اس امر کی تائید میں تھے۔ کہ بہت سے وائس پریذیڈنٹ ہوں۔ اس تجویز پر مخالفوں کو یہ اعتراض تھا۔ کہ اس طرح عُہدہ دار ہی ورکنگ کمیٹی پر قابض ہو جائیں گے۔ آخر بعض دوسرے ممبروں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ سمجھوتہ تجویز فرمایا۔ کہ وائس پریذیڈنٹ کئی ہوں۔ لیکن صرف سینئر وائس پریذیڈنٹ ورکنگ کمیٹی کا ممبر ہو۔ اس تجویز میں گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے سر محمد اقبال صاحب کے خیال کی تصدیق کی:۔

تیسری تجویز کے موقعہ پر ڈاکٹر صاحب ایک سکرٹری اور ایک اسسٹنٹ سکرٹری کی تجویز کے حق میں تھے۔ دوسرا فریق دو سکرٹری چاہتا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہ سمجھوتہ پیش کیا۔ کہ ایک سکرٹری۔ اور ایک جائنٹ سکرٹری ہو اس تجویز کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کسی اور شخص کی طرف مخاطب تھے۔ کہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور اپنا استعفٰے پیش کر دیا:۔

ان واقعات سے ہر ایک شخص یہ سمجھ سکتا ہے۔ کہ احمدیوں کا صرف اپنے خلیفہ کی اطاعت کرنا ہرگز اس دن کے جھگڑے کا مُوجب نہیں ہُوا۔ سب تجاویز غیر احمدیوں کی طرف سے پیش ہوئیں نیز اس دن بیس ممبر حاضر تھے۔ جن میں سے صرف پانچ احمدی تھے پس اگر وُہ کوئی بالکل غلط رویہ اختیار بھی کرتے۔ تو بھی وُہ کثرت رائے

کو مغلوب نہیں کر سکتے تھے۔

نئی کمیٹی کی نامناسب تجویز

سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب نے جو ایک نئی کمیٹی کے انتخاب کا اعلان کیا ہے۔ میرے نزدیک وہ بوجوہات ذیل بالکل نامناسب ہے:۔

۱- آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا نام پبلک میں مشہور ہو چکا ہے:۔

۲- گورنمنٹ اس سے روشناس ہو چکی ہے:۔

۳- اس کا انتخاب تمام ہندوستان کے نمائندوں نے کیا تھا صرف لاہور کی پبلک کا انتخاب اس قدر موثر نہیں ہو سکتا۔

۴- اس سکیم پر عمل کرنے کے لئے ایک عرصہ چاہیئے:۔

رفع اختلاف کی بے غرضانہ تجویز

ان حالات میں کشمیر کے غریب مسلمانوں کی بہتری کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ اور اس ڈر سے کہ ہمارے اختلافات ان کی تباہی کا موجب نہ ہوں مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس امر کے اعلان کا مجاز قرار دیا ہے۔ کہ دوبارہ جلد سے جلد آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا اجلاس منعقد کیا جائے۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب اپنا استعفےٰ واپس لے لیں۔ اور کانسٹی ٹیوشن فوراً طے ہو جائے۔ احمدی ممبر اس موقعہ پر ہرگز حصہ نہیں لیں گے۔ اور اس طرح اس شبہ کا ازالہ ہو جائے گا۔ کہ احمدی ممبر کشمیر کمیٹی کے کام میں رخنہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

اگر یہ تجویز سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے نزدیک قابل قبول نہیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں۔ کہ کانسٹی ٹیوشن کے بعد بھی احمدیوں کا اس کمیٹی کے کام میں حصہ لینا کشمیر کے کام کے لئے مضر ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے یہ اعلان کرنے کی اجازت دی ہے۔ کہ اُن کے اس فیصلہ کو احمدی بغیر چون وچرا تسلیم کر لیں گے۔ اور اس کمیٹی سے مستعفی ہو جائیں گے۔

میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس بے غرضانہ تجویز کے بعد ڈاکٹر صاحب کشمیر کے کام میں زیادہ التواء نہ ہونے دیں گے۔ اور جلد سے جلد کانسٹی ٹیوشن کا فیصلہ کر کے نئے عہدہ داروں کو موقعہ دینگے۔ کہ وہ کشمیر کے غریب مسلمانوں کے لئے ایک ایسی جدوجہد کر سکیں کہ مسئلہ کشمیر کے حل ہونے کی صورت پیدا ہو سکے۔ اور یہ فتنہ اور فساد جو پیدا ہو رہا ہے۔ دور ہو جائے:۔

بہاولپوری ہندوؤں کی فتنہ انگیزی

ہندوؤں کی طوطا چشمی۔ اور فتنہ انگیزی کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ والئے بہاولپور نے تمام شورش برپا کرنے والے ہندوؤں کو خود جیل خانہ میں جا کر رہا کر دیا۔ ان کی شکایات سنیں۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس طرح ہاتھ ملایا۔ کہ گویا وہ ریاست کی بہت بڑی خدمات سر انجام دے کر آئے ہیں۔ اور اعلان کر دیا۔ کہ ہندوؤں کی سب شکایات دور کر دی جائیں گی۔ اور ان کے مطالبات منظور کرلئے جائیں گے۔ یہ سب کچھ ہی فراخ حوصلگی سے کیا گیا۔ کہ ہندو اخبارات نے اسے "بہاولپور کے ہندوؤں کی فتح" (پرتاپ ۲۵ جون) قرار دے کر خوشی کے شادیانے بجائے۔ لیکن اس کے معاً بعد بہاولپور کی ہندو مہاسبھا کے صدر نے جو بالفاظ "پرتاپ" "ریاستی ہندوؤں کے سرکردہ لیڈر ہیں" وائسرائے ہند پولیٹیکل ایجنٹ اور نواب صاحب بہادر کو یہ تار دیا ہے۔ کہ

"۲۰ جون کو نواب صاحب کی گورنمنٹ نے جو اعلان کیا تھا۔ وہ انتہائی درجہ کا تسلی بخش ہے۔ ہندوؤں میں بے چینی بدستور جاری ہے۔ ڈیپوٹیشن کو ملاقات کی اجازت دیجئے"۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی غرض جائز شکایات دور کرانا نہیں۔ بلکہ خواہ مخواہ ریاست میں فتنہ برپا کرنا ہے۔

ہندو عورتوں کا اغواء

ان دنوں ہندو اخبارات میں ناکتخدا نوجوان لڑکیوں اور بیوہ عورتوں کی آوارگی۔ اور فرار کے متعلق بہت واویلا کیا جا رہا ہے۔ اور فی الواقعہ یہ بات ہی ایسی ہے۔ کہ اس کے متعلق جس قدر رنج وغم کا اظہار کیا جائے۔ کم ہے۔ کیونکہ ایک تو جن گھرانوں کی لڑکیاں آوارگی اختیار کر لیتی ہیں۔ ان کا ننگ وناموس برباد ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہیں مونہہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ دوسرے ملک کے نوجوانوں کے اخلاق تباہ ہو رہے ہیں۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ ہندو اخبارات باوجود یہ تسلیم کرنے کے کہ ہندوؤں میں نوجوان لڑکیوں۔ اور عورتوں کی اغوا کی وارداتیں مسلمانوں کی نسبت بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ اس قسم کی وارداتوں کے اسباب اور موجبات پر غور کرنے۔ اور ان کے ازالہ کی طرف ہندوؤں کو توجہ دلانے کی بجائے ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ مثلاً نوجوان لڑکیوں۔ اور عورتوں کے آوارگی اختیار کرنے کا بہت بڑا موجب بے پردگی ہے۔ چنانچہ "پرتاپ" (۲۶ جون) میں صرف ایک شہر لدھیانہ کے متعلق صرف ایک ماہ کے چھ واقعات درج کرنے کے بعد لکھا گیا ہے۔ کہ

"ان واقعات کو درج کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ لدھیانہ کے ہندو سنبھلیں۔ اور لڑکیوں کو بچائیں۔ اکثر وہ لڑکیوں کو تانگے والے کے حوالے کر دیتے ہیں۔ کہ جاؤ اسے سکول چھوڑ آؤ"۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان واقعات کا موجب بے پردگی ہی ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ پردہ کی پابندی کی طرف ہندوؤں کو توجہ دلائی جائے۔ "پرتاپ" (۲۵ جون) الٹا اس پر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"جو مذہب اس وقت تک عورتوں کو گھر کی چار دیواری سے نکلنے اور برقعہ کی غلامی سے آزاد ہونے کی اجازت نہیں دے سکا۔ وہ اپنی معاشرت پر کیا فخر کرے گا"۔

ان حالات میں سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کو اگر ابھی تک بے پردگی سے سبق حاصل نہیں ہوا جبکہ اغوا کی وارداتوں کی کثرت سے چیخ اٹھے ہیں۔ تو اس کا انجام سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ پانی ان کے سر سے گزر جائے۔ اور سوائے دست تاسف ملنے کے ان کے لئے کوئی چارہ کار نہ رہے:۔

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کو بمبئی کی پولیس کا نوٹس

کمشنر پولیس بمبئی نے مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کو ان کے ایک بیان کے متعلق جو نوٹس دیا ہے۔ اس کا ذکر "الفضل" میں آچکا ہے۔ کمشنر صاحب نے اس میں اس بات سے انکار کرتے ہوئے۔ کہ پولیس نے حاجیوں پر لاٹھی چلائی۔ مطالبہ کیا ہے۔ کہ مولانا غزنوی اپنے بیان کی اخبارات میں تردید شائع کرائیں اور معافی مانگیں۔ ورنہ ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔

ایک اعلےٰ سرکاری ملازم اس قسم کا نوٹس حکومت کے مشورہ اور اجازت کے بغیر نہیں دے سکتا۔ لیکن جس حکومت نے اس امر کی اجازت دی ہے۔ کیا وہ بتا سکتی ہے۔ کہ پنڈت مالویہ نے کلکتہ کی پولیس پر اسی قسم کا جو الزام لگایا۔ اور جسے وزیر ہند غلط بیانی قرار دے چکے ہیں۔ اس کے متعلق کیوں یہی طریق عمل اختیار نہ کیا گیا۔ بطور خود ایسا کرنا تو الگ رہا۔ مالوی جی کی طرف سے مقدمہ چلانے کا چیلنج دینے اور اس چیلنج کو دہرانے کے باوجود حکومت بالکل خموش ہے۔ مالوی جی نے اپنے دوسرے اعلان میں یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

"میری طرف سے پولیس پر عائد کردہ الزامات اور سرکاری اعلان میں شائع شدہ جواب دونوں صحیح نہیں ہو سکتے۔ ان میں سے ایک ضرور غلط ہو گا۔ میں نے الزامات کو درست ثابت کرنے کی پہلے بھی پیشکش کی تھی۔ اور اب پھر کرتا ہوں۔ میں ایک بار پھر سر سیموئیل ہور وزیر ہند کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ ایک جنٹلمین کی طرح کام لیں۔ اور دونوں بیانات کو غیر جانبدارانہ پبلک تحقیقات کی کسوٹی پر پرکھنے کے لئے بھیجدیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں یہ معاملہ پبلک پر چھوڑ دونگا۔ کہ وہ خود فیصلہ کرے۔ سچا کون ہے۔ اور جھوٹا کون"۔

اگر مولانا غزنوی کے بیان سے بمبئی کی پولیس کی ہتک ہو سکتی ہے۔ تو مالوی جی کے بیان سے کلکتہ کی پولیس کی بھی ضرور ہونی چاہیئے۔ جبکہ گورنمنٹ ا[illegible]

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

انبیاء کی وحی میں شیطانی دخل کا احتمال

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک لغو اعتراض

مخالفین احمدیت کی طرف سے احمدیت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ وہ ایسے لغو بودے اور نامعقول ہوتے ہیں۔ کہ حیرانی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے علماء وفضلاء کہلانے والے کس طرح انہیں پیش کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ اپنے اخبار اہلحدیث کی اشاعت کا ذریعہ ہی احمدیت کی مخالفت سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہر پرچہ میں کچھ نہ کچھ درج کرتے رہتے ہیں خواہ وہ کیسا ہی بے سروپا اور نامعقولیت سے پر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تحریر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں تحریر فرمایا ہے کہ "میاں عبدالحق صاحب غزنوی اور مولوی محی الدین صاحب لکھو والے اس عاجز کے حق میں لکھتے ہیں۔ کہ ہمیں الہام ہوا ہے۔ کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ چنانچہ عبدالحق صاحب کے الہام میں تو صریح سیصلی نارا ذات لھب موجود ہے۔ اور محی الدین صاحب کو یہ الہام ہوا ہے۔ یہ شخص ایسا ملحد، کافر ہے۔ کہ ہرگز ہدایت پذیر نہیں ہوگا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس کافر کا مآل کار کفر ہی ہو۔ وہ بھی جہنمی ہی ہوتا ہے۔ غرض ان دونو صاحبوں نے کہ خدا انہیں بہشت نصیب کرے۔ اس عاجز کی نسبت جہنم اور کفر کا فتوے دیدیا۔ اور بڑے زور سے اپنے الہامات کو شائع کردیا۔ ہم اس جگہ ان صاحبوں کے الہامات کی نسبت کچھ زیادہ لکھنا ضروری نہیں سمجھتے۔ صرف اس قدر تحریر کرنا کافی ہے۔ کہ الہام رحمانی بھی ہوتا ہے۔ اور شیطانی بھی۔ اور جب انسان اپنے نفس کے خیال کو دخل دے کر کسی بات کے استکشاف کے لئے بطور استخارہ یا استخبارہ وغیرہ کی توجہ کرتا ہے۔ خاصکر اس حالت میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے۔ کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے۔ تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے۔ اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔ اور در اصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔ یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جاتا ہے۔ مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ نے قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطٰن فی امنیتہ۔ ایسا ہی انجیل میں بھی لکھا ہے۔ کہ شیطان اپنی شکل نوری فرشتوں کے ساتھ بدل کر بعض لوگوں کے پاس آجاتا ہے۔ دیکھو خط دوم کرنتھیاں باب ۱۱ آیت ۱۴ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب ۲۲ آیت ۱۹ میں لکھا ہے۔ کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی۔ اور وہ جھوٹے نکلے۔ اور بادشاہ کو شکست آئی۔ بلکہ وہ اسی میدان میں مرگیا۔ اس کا سبب یہ تھا۔ کہ در اصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا۔ نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا۔ اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔ اب خیال کرنا چاہیئے۔ کہ جس حالت میں قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطانی ممکن ہے۔ اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں۔ اور اسی بناء پر الہام ولایت یا الہام عامہ مومنین بجز موافقت ومطابقت قرآن کریم کے حجت بھی نہیں۔ تو پھر ناظرین کے لئے غور کا مقام ہے۔ کہ کیونکر اور کن علامات بینہ سے میاں عبدالحق صاحب اور میاں محی الدین صاحب نے اپنے الہامات کو رحمانی الہامات سمجھ لیا ہے۔" صفحہ ۶۲۹-۶۳۰ (پہلا اڈیشن)

اہلحدیث کا نتیجہ

اہلحدیث (۹ جون) نے اس عبارت کو نقل کرکے نتیجۃً لکھا ہے۔

"مرزا صاحب کے اعتراف سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان نوری شکل میں آتا ہے۔ جس کی نبیوں کو بھی شناخت نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ چار سو نبی دھوکا کھا کر جھوٹے ثابت ہوئے اور ان کو یہ بھی معلوم نہ ہوا۔ کہ وہ الہام ہے یا وسوسہ شیطانی لقول مرزا صاحب جب نبیوں کے الہاموں اور مشاہدے کا یہ حال ہو۔ تو مرزا صاحب کے الہام کس شمار قطار میں .... اب اہل انصاف غور کریں۔ کہ جب مرزا صاحب کے کشف والہام میں ایسے احتمالات موجود ہیں۔ تو ان کے مخالفوں کو ان کشفوں اور الہاموں کے صحیح ماننے پر کونسی چیز مجبور کرسکتی ہے"۔

انبیاء کی وحی میں دخل شیطانی اور معترض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مذکورہ بالا عبارت میں بے شک یہ فرمایا ہے۔ کہ انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی دخل شیطانی ہو جاتا ہے۔ معترض نے نہ صرف اس کی تردید نہیں کی بلکہ اس کی تائید میں ابومحمد خفاف کی ایک روایت مولانا جامی کی روایت سے درج کرکے ابن سعدان محدث کی ایک روایت لکھی ہے۔ جسکا ترجمہ اس کے اپنے ہی الفاظ میں یہ ہے۔ کہ "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آسمان وزمین کے درمیان شیطان کا تخت ہے۔ جب خدا تعالےٰ کو منظور ہوتا ہے۔ کہ کسی بندے کو فتنہ میں ڈالے یعنی گمراہ کرے۔ تو شیطان اس پر منکشف ہو جاتا ہے۔" گویا معترض صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ الہام وکشوف میں شیطانی دخل ہوسکتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب کی حدبندی کیوں

لیکن حیرت ہے۔ باوجود اس بات کو تسلیم کرنے کے نشانۂ اعتراض صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بنایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ جب ان کے "کشف والہام میں ایسے احتمالات موجود ہیں۔ تو ان کے مخالفوں کو ان کشفوں اور الہاموں کے صحیح ماننے پر کونسی چیز مجبور کرسکتی ہے" حالانکہ جب ہر نبی کے کشف والہام میں شیطانی دخل ہوسکتا ہے۔ تو یہ اعتراض صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہی نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء پر پڑے گا۔ اس کی موجودگی میں جسطرح ان کے الہامات صحیح مانے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو ماننا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی اور دخل شیطانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام وکشوف کو ماننے میں تو معترض کو تامل ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق "ایسے احتمالات" ہوسکتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق جہاں اس احتمال کو تسلیم کیا ہے۔ وہاں صاف الفاظ میں یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ "یہ دخل کبھی انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہوتا ہے۔ مگر وہ بلا توقف نکالا جاتا ہے۔" لیکن معترض کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔ کہ اسی آیت کریمہ کے ماتحت تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔ کہ سورۃ النجم پڑھتے وقت شیطان نے فقرہ "تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتھن لترتجیٰ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر جاری کردیا تھا۔ اور پھر جبرائیل نے اس کا ازالہ کیا ص ۲۸۲

حیرت انگیز امر

حیرانی ہے۔ کہ وہ لوگ جن کے عقائد میں یہ بات داخل ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی میں بھی شیطان نے دخل دے دیا تھا۔ بلکہ قرآن کریم کی ایک آیت اس نے اپنی طرف سے آپ کی زبان پر جاری کردی۔ وہ کس موہنہ سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی میں چونکہ دخل شیطانی کا احتمال ہے

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمدؐ جس پہ میرا سب مدار

اہلحدیث کا اعتراض

اخبار اہلحدیث (۱۴ راپریل ۱۹۳۳ء) میں ایک مضمون بعنوان "کون ہے جو مرزا صاحب کو سچا کر دکھائے؟" شائع ہوا ہے مضمون نگار حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر چند گھنٹے لٹکائے جانے۔ ان کے ہاتھوں پاؤں میں کیل گاڑے جانے وغیرہ وغیرہ کے باوجود ان کے نہ فوت ہونے پر تعجب و استہزاء کرتا ہوا لکھتا ہے۔

"خاکسار نے مرزا صاحب کا زمانہ پایا مگر اس زمانہ میں مذہبی دلچسپی اس طرف نہ تھی۔ ورنہ حاضر خدمت ہو کر دست بستہ عرض کرتا۔ کہ آنجناب بھی دو گھنٹہ تک سولی پر چڑھ کر پیروں اور ہاتھوں میں لوہے کی کیلیں ٹھکوا کر پسلی میں چھید کرا کر تین روز تک بے آب و دانہ قبر میں بحالت غشی بند پڑے رہ کر مرہم عیسیٰ سے اپنا علاج کرائیں۔ اگر زندہ رہ گئے تو جناب کو مشابہت و مماثلت تامہ بھی حاصل ہو جائے گی۔ اور ہم بھی آپ کے اس بیان کی تصدیق کر لیں گے۔ خیر وہ زمانہ تو گزر گیا۔ اب جماعت مرزائیہ میں سے کوئی صاحب عالی ہمت ہوں اور وہ مرزا صاحب کے اس بیان کی تصدیق کرا دیں"۔

مماثلت کے متعلق غلط مطالبہ

اول تو مضمون نویس کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیحؑ قبر میں تین دن بے آب و دانہ بند پڑے رہے۔ یہ درست نہیں کیونکہ نہ وہ قبر ہمارے ملک کی قبروں کی طرح تھی۔ نہ مسیح اس میں تین دن بند رہے۔ اس واقعہ کی حقیقت تو مفصل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہے۔ باقی مضمون نگار کا مسیحی مشابہت کے لئے حضرت اقدس کے صلیب پر چڑھنے کو ضروری قرار دینا بھی غلط ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مثیل موسیٰ علیہ السلام تھے۔ مگر کیا آپ نے بھی اپنی قوم کو لے کر سمندر کو چیرا تھا۔ یا عصا کا سانپ بنایا تھا مشابہت من کل الوجوہ نہیں ہوا کرتی۔ پھر حضرت اقدس سے صلیب پر لٹک جانے کا مطالبہ کرنا بھی عجیب ہے کیا مسیح ناصری خود صلیب پر لٹک گئے تھے۔؟ اگر نہیں تو بالفرض اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام صلیب پر لٹک بھی جاتے۔ تو بھی مشابہت تام نہ ہوتی۔ بلکہ اس کے لئے یہودیوں کی بھی ضرورت تھی۔ یہود اسرائیل نے مسیح ناصری کو صلیب پر لٹکا دیا۔ اور کہا کہ ہم نے اس کو ملعون ثابت کر دیا کیونکہ وہ ان کے نزدیک صلیب پر مر گیا۔ اب اگر مشیت ایزدی حضرت مسیح محمدی کے اعدار کو اپنے منصوبوں میں صلیب پر لٹکانے تک میں بھی کامیاب نہ ہونے دے۔ تو یہ خدائی فعل ہے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے ایسی کوشش نہیں کی۔ کی اور ضرور کی۔ مگر کیونکر ممکن تھا۔ کہ وہ مسیحا جسے خدائے تعالیٰ نے "کسر صلیب" کے لئے مبعوث فرمایا۔ وہ دار پر کھینچا جاتا۔ نہ پہلا مسیح صلیب پر خود چڑھا۔ اور نہ مسیح ثانی کے لئے خود ایسا کرنا ضروری تھا۔ یہ یہود کا فعل ہے۔ ایک جگہ ان کو معمولی سا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ اور دوسری جگہ بالکل ناکام رہے۔ انہوں نے مشابہت پیدا کر دی۔ کوشش بلکہ غیر معمولی کوشش کی۔

مضمون نگار نے کسی احمدی سے بھی یہ مطالبہ کیا ہے جو باطل ہے اور شریعت اسلامیہ کے خلاف۔ لیکن عجیب تر بات یہ ہے۔ کہ ایسا ہو جانے پر وہ تصدیق کرنے کا وعدہ کرتے ہیں۔ سوال یہ ہے۔ کہ کیا پہلے یہود نے ایسا واقعہ دیکھ کر تصدیق کر دی تھی۔ اگر نہیں تو اس جگہ تصدیق کیونکر ہو گی؟ جو مضمون نگار اپنا نام تک ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ اس سے تصدیق کی امید خیال باطل ہے۔

انجیل کی شہادت

اخیر پر ہم مختصر طور پر اول تو یہ بتاتے ہیں کہ اناجیل سے ثابت ہے۔ کہ جو حالات حضرت مسیح کو پیش آئے۔ اور پیلاطس نے جس طرح خاص کوشش سے ان کو موت سے بچایا۔ حتیٰ کہ یہود کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیا۔ ان حالات کا لازمی نتیجہ تھا۔ کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہ ہوں۔ جتنا عرصہ حضرت مسیح صلیب پر رہے وہ موت کے لئے ہرگز کافی نہ تھا۔ چنانچہ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے۔

"پس چونکہ تیاری کا دن تھا۔ یہودیوں نے پیلاطس سے درخواست کی کہ ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں اور لاشیں اتار لی جائیں۔ تاکہ سبت کے دن صلیب پر نہ رہیں۔ کیونکہ وہ سبت ایک خاص دن تھا۔ پس سپاہیوں نے آکر پہلے اور دوسرے شخص کی ٹانگیں توڑیں جو اس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے لیکن جب انہوں نے یسوع کے پاس آکر دیکھا کہ وہ مر چکا ہے تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔" (۱۹/۳۱ تا ۳۳)

قطع نظر اس سے کہ ان لوگوں کا مسیح کو مرا ہوا خیال کرنا کہاں تک حقیقت پر مبنی ہے۔ اس حوالہ سے یہ ظاہر ہے کہ وہ عرصہ فی حد ذاتہ ایک مصلوب شخص کی موت کے لئے ہرگز کافی نہ تھا۔ ورنہ یہود ہرگز ایسا مطالبہ نہ کرتے اور ٹانگوں کے توڑنے کی نوبت نہ آتی۔ پس یہود کی گواہی سے ثابت ہے۔ کہ مصلوب اتنے عرصہ میں مرا نہ کرتے تھے اور یہ تینوں شخص مرے نہ تھے۔ اسی لئے انہوں نے ٹانگیں توڑنے کا مطالبہ کیا۔

دوسری شہادت خود پیلاطس کی ہے جیسا کہ مرقس کہتا ہے کہ جب یوسف آرمتیہ نے مسیح کی لاش کا مطالبہ کیا تو "پیلاطس نے تعجب کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا" (۱۵/۴۴) گویا بظاہر حالات یسوعؑ اس صلیب پر اتنی جلدی نہ مر سکتا تھا۔ میں اس جگہ اس قصہ کی تفصیلات اور پیلاطس کی حکمت عملی پر مفصل بحث نہیں کرنا چاہتا۔ صرف یہ بتا رہا ہوں کہ از روئے واقعات عرصہ مذکورہ یسوعؑ کی موت کے لئے ہرگز ناکافی تھا۔

ایک مسیحی کی شہادت

تیسری شہادت ایک بہت بڑے مسیحی ڈاکٹر کی پیش کرتا ہوں ڈاکٹر جی۔ ایچ ڈراموںڈ روبن سن نے رسالہ (Expository Times) بابت ۱۴ مئی ۱۹۲۷ء میں ایک مضمون لکھا۔ اور اس کا مختصر اقتباس مسیحیوں کی شائع کردہ تفسیر انجیل یوحنا عربی میں درج ہے ڈاکٹر مذکور لکھتا ہے۔ "یموت المصلوب عادۃ فی مدۃ تتراوح بین ۲۴ - ۲۸ ساعۃ" (المرشد الامین الجزء الرابع صہ ۲۸۵) یعنی اس زمانہ میں مصلوب ۲۴ اور ۲۸ گھنٹوں کے درمیان مرا کرتا تھا۔ اور یہ واقعہ ہے کہ حضرت مسیح زیادہ سے زیادہ تین گھنٹے صلیب پر رہے۔

لہذا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قول حضرت عیسیٰؑ کے صلیب پر نہ مرنے کے متعلق بالکل درست ہے۔ اور اس کی سچائی یہودی رومی اور مسیحی شہادت سے ثابت ہے پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں باقی آپ کے صلیب پر چڑھنے کا جواب حضرت اقدس کے اوپر والے شعر میں آچکا ہے

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

تاریخ اسلام

فتح تکریت و جزیرہ
اور
خالد بن ولیدؓ کا عزل

ایرانیوں اور رومیوں کا اتحاد

تکریت ایک سرحدی صوبہ تھا۔ جسکی سرحد رومیوں سے ملتی تھی وہاں ایک ایرانی صوبہ دار رہتا تھا۔ اسے جب مدائن کے سقوط اور اس پر مسلمانوں کے قبضہ کا علم ہوا۔ تو اس نے اپنے پڑوس میں آباد رومیوں کو تحریک کی۔ کہ متحدہ طاقت کے ساتھ مسلمانوں کو شکست دی جائے رومی بھی چونکہ ایرانیوں کی طرح زخم خوردہ تھے۔ اور مسلمانوں کے مقابل پراپنی بے بسی پر دل ہی دل میں کڑھ رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس تحریک کو فوراً منظور کر لیا۔ اور امداد پر آمادہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ وہ عرب قبائل جو مذہباً عیسائی تھے۔ وہ بھی اس کے ساتھ شریک ہو گئے اور اس طرح گویا ایک خاصہ لشکر مسلمانوں کے خلاف اکٹھا ہو گیا۔

مسلمانوں کی عظیم الشان فتح

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس تیاری سے مطلع کیا گیا تو آپ نے حضرت سعد بن وقاص کو ہدایت کی۔ کہ عبد اللہ بن المعتم کو ۵ ہزار کی جمعیت دیکر اہل تکریت کی سرکوبی کے لئے روانہ کیا جائے چنانچہ اس کی تعمیل ہوئی۔ اور مسلمانوں نے تکریت کا محاصرہ کر لیا۔ اور بڑے معرکہ کی لڑائی ہوئی۔ جس میں اکثر رومی و ایرانی مارے گئے۔ عرب قبائل میں سے بیشتر حصہ اہل اسلام ہو گیا۔ اس لڑائی میں مسلمانوں کو اس قدر مال غنیمت ہاتھ آیا۔ کہ خمس نکال کر بھی ہر ایک سوار کے حصہ میں تین تین ہزار درہم آئے۔

جزیرہ کی فتح

تکریت کی طرح جزیرہ بھی ایک سرحدی صوبہ تھا۔ جو کبھی ایرانیوں کے ماتحت ہوتا۔ اور کبھی رومیوں کے۔ اہل جزیرہ نے جب مسلمانوں کے عروج و اقبال کا حال دیکھا۔ تو ہرقل کو لکھا۔ کہ آپ شام کے شرقی شہروں کی حفاظت کے لئے اپنی افواج ارسال کریں۔ اور ہم ان کی مدد کریں گے ہرقل نے فوراً اس تجویز کو منظور کر لیا۔ حضرت عمرؓ کو ان حالات کا علم ہوا تو آپ نے حضرت سعد بن وقاص کو ہدایت کی۔ کہ اہل جزیرہ کو ان کی حدود سے باہر نہ نکلنے دیا جائے۔ اور حضرت ابو عبیدہ کو ہدایت کی۔ کہ قیصر کی فوجوں کو حمص و قنسرین کی طرف جانے سے روکو۔ چونکہ ان دونوں پیش بندیوں پر نہایت سختی سے عمل کیا گیا۔ اس لئے یہ سازش کارگر نہ ہو سکی۔ اور چند ایک معمولی لڑائیوں کے بعد تمام جزیرہ مسلمانوں کے زیر نگین آگیا۔ یہ واقعہ ۱۷ھ کا ہے۔

قبیلہ ایاد کا ترک وطن اور واپسی

جزیرہ کے مفتوح ہو جانے پر وہاں آباد شدہ ایک عرب قبیلہ ایاد نے ترک وطن کر کے رومی سلطنت میں سکونت اختیار کر لی۔ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خبر ہوئی۔ تو آپ نے ہرقل کو لکھا۔ کہ اس قبیلہ کو فوراً اپنے ملک سے نکال دو۔ ورنہ ہم ان تمام عیسائیوں کو جو ہماری سلطنت میں آباد ہیں نکالکر تمہاری سلطنت میں بھیج دیں گے۔ اس انتباہ کا یہ اثر ہوا کہ ہرقل نے فوراً اس قبیلہ کو واپس کر دیا۔ اور اس نے جزیہ کی ادائیگی منظور کر کے اپنے پرانے گھروں میں رہائش اختیار کر لی۔ جزیرہ کی فتح سے بھی مسلمانوں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھ آیا تھا۔

حضرت خالدؓ کو پہلی تنبیہ

فتح جزیرہ کے بعد بلکہ اسی سلسلہ میں ہی حضرت خالد بن ولید کی معزولی کا واقعہ ہوا۔ ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام میں بھی اس کا ذکر آیا تھا۔ لیکن دراصل وہ کوئی عزل نہ تھا۔ بلکہ صرف ایک جگہ سے توڑ کر انہیں حضرت ابو عبیدہؓ کے ماتحت کر دیا گیا تھا۔ تا ان کے آزادانہ طور پر مسلمانوں کو خطرہ میں ڈالنے کے احتمال میں کمی واقع ہو جائے۔ اس سے ان کے منصب میں کوئی خاص کمی نہ آنے پائی تھی۔

حضرت خالد کی غلطی

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ہر عامل اور ہر سردار فوج کو تاکید کر رکھی تھی۔ کہ اپنے حالات سے تفصیلاً اطلاع دیا کرے۔ اس کے علاوہ ہر شہر اور ہر فوج میں ان کے رپورٹر موجود تھے۔ جو ہر واقعہ کی اطلاع آپکو من وعن دیا کرتے تھے۔ جزیرہ کی فتح کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور ان کے رپورٹر نے رپورٹ کی۔ کہ جب خالد بن ولید اس فتح سے واپس آئے۔ تو ایک شاعر اشعث بن قیس نے انکی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ پڑھا جس سے خوش ہو کر آپ نے اسے دس ہزار درہم دیدیئے ہیں۔

حضرت خالد سے بازپرس

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب یہ خبر پہنچی۔ تو آپ کو بہت رنج ہوا۔ چنانچہ فوراً ہی آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو لکھا۔ کہ خالد سے برسر عام اس کے متعلق بازپرس کی جائے۔ کہ انہوں نے یہ رقم کہاں سے ادا کی۔ اگر اپنی گرہ سے دی ہے۔ تو اسراف ہے اور اگر بیت المال سے دی ہے۔ تو یہ خیانت ہے۔ دونوں صورتوں میں سے ہر ایک کی سزا معزولی ہے۔ ہاں اگر وہ اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ تو درگزر کر دیا جائے اس ارشاد کے مطابق حضرت خالد کو مجمع عام میں بلایا گیا۔ اور قاصد نے دریافت کیا۔ کہ یہ روپیہ آپ نے کہاں سے دیا۔ حضرت خالد یہ سنکر خاموش رہے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف نہ کیا۔ اس پر قاصد نے ان کا عمامہ اتار کر اس سے گردن کو باندھ دیا۔ اور پھر دوبارہ یہی سوال کیا۔ اس پر آپ نے جواباً کہا۔ کہ یہ رقم میں نے اشعث کو اپنے ذاتی مال سے دی ہے۔ بیت المال سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ سن کر قاصد نے آپ کی گردن کھولدی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس سے مطلع کر دیا۔

مدینہ میں طلبی

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو جب یہ رپورٹ پہنچی۔ تو آپ نے اسے کافی نہ سمجھ کر حضرت خالدؓ کو جوابدہی کے لئے مدینہ میں طلب فرمایا۔ جب حضرت خالد وہاں پہنچے۔ اور اپنا کیس پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ آپ میرے ساتھ انصاف نہیں کر رہے۔ فاروق اعظمؓ نے دریافت فرمایا۔ کہ تمہارے پاس اس قدر دولت کہاں سے آئی۔ آپ نے کہا۔ کہ مال غنیمت سے۔ میں نے یہ حاصل کی۔ پھر کہا۔ حساب کر لیا جائے اور ساٹھ ہزار درہم سے جو زیادہ ہو۔ وہ میں بیت المال میں داخل کر دوں گا۔ چنانچہ حساب کیا گیا۔ تو بیس ہزار زائد نکلے۔ جو آپ نے بیت المال میں داخل کر دیئے۔ اور اس طرح دو تو بزرگوں میں صفائی ہو گئی

حضرت خالد کی لاپرواہی اور اس کا ازالہ

یہاں یہ بھی ذکر کر دینا ضروری ہے۔ کہ حضرت خالد بن ولید ایک زبردست سپاہی تھے۔ اور اپنی افتاد طبیعت کی وجہ سے دفتری کام کے اہل نہ تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق یہ شکایت عام تھی۔ کہ وہ تفہیم حساب کے اس قدر پابند نہیں۔ اور آزادانہ طور پر خرچ کر دیا کرتے ہیں۔ اور ایسا کرتے ہوئے بعض اوقات وہ کسی خاص ضابطہ کے بھی پابند نہ رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جب شاعر کو انعام دینے کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ہوئی۔ تو آپ نے خیال کیا۔ کہ یہ بھی غالباً بیت المال سے دیا گیا ہے۔ اور اگرچہ تحقیقات میں آپ کے متعلق یہ امر ثابت نہ ہو سکا۔ مگر پھر بھی آپ نے ان سے بیس ہزار درہم بیت المال میں داخل کرا لیا۔ اور اس طرح ان فروگذاشتوں کی تلافی کر دی گئی۔ جو فوجی حساب کتاب کے متعلق انکی طرف منسوب کی جاتی تھیں

بصرہ و کوفہ کی تعمیر

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو سرداران فوج نیز ان کے مقرر کردہ پرچہ نویسوں کی طرف سے اطلاع دی گئی۔ کہ عراق کی آب وہوا عربوں کے موافق نہیں۔ اس پر آپ نے حکم دیا کہ ایسے مقامات تجویز کر کے جہاں کی آب وہوا عربوں کے موافق ہو۔ وہاں پر چھاؤنیاں ڈالی جائیں۔ اور جنگ سے فراغت کے اوقات میں اسلامی افواج وہاں مقیم رہا کریں۔ چنانچہ اس غرض کے ماتحت دجلہ کے قریب بصرہ کی چھاؤنی قائم کی گئی۔ وہاں سپاہیوں کے لئے گھاس پھوس کے چھپر ڈالے گئے۔ اور جب مسلمان کسی مہم پر جاتے تو انہیں آگ لگا جاتے۔ پھر حسب ضرورت واپس آکر بنا لیتے تھے ۱۷ھ میں اس جگہ مقامات بھی تعمیر ہونا شروع ہو گئے۔ اور اسی سال ایک اور چھاؤنی کوفہ کے نام سے قائم کی گئی۔ اور جلد ہی وہاں بھی آبادی شروع ہو گئی۔ ان دونوں مقامات کی آب وہوا مسلمانوں کے بہت موافق تھی۔ اور جنگ نہ ہونے کی صورت میں اسلامی لشکر انہی مقامات پر رہتے تھے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ یہ دونوں شہر اسلامی طاقت کا مرکز بن گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا فرمان
اور
مخلصین کی فرمانبرداری

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی توجہ چندہ کی باقاعدگی کی طرف ہے۔ اور بالخصوص ماہ جون میں حضور نے فرمایا تھا۔ کہ احباب کو اس طرف متوجہ کیا جائے۔ کہ ماہ مئی کے بقائے اگر کوئی رہ گئے ہیں۔ تو وہ جون کے چندوں کے ساتھ ضرور بھیج دیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو۔ تو دست اگلے مہینوں کا پیشگی چندہ بھی بھیج دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے ہر ارشاد کی تعمیل کے لئے لبیک کہنے والے دوستوں کی جدوجہد کی قابل قدر مثال جماعت نابھہ کے دوستوں نے پیش کی ہے۔ جن کے سکرٹری مولوی قدرت اللہ صاحب ایک نہایت ٹھوس کام کرنے والے انسان ہیں۔ اور جماعت کے شیرازہ کو نہایت عمدگی سے بندھا رکھتے۔ اور بفضلہ روز بروز مضبوط اور مستحکم کر رہے ہیں۔ اور باقاعدگی کی روح جماعت میں ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ ان صاحبان کے لئے بے قاعدگی ویسی ہی اجنبی اور ناگوار و ناپسندیدہ چیز ہوگئی ہے۔ جیسی کہ ایک مومن کے لئے ہونی چاہیئے سکرٹری صاحب موصوف ماہوار رپورٹ بھیجتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

ہماری انجمن نابھہ کا بجٹ امسال مبلغ ۱۲ /- ۴۹۱ بہ تفصیل ذیل ہے۔ بقایا سال گزشتہ ۲۵ روپے بجٹ بروئے پیداوار سالانہ ۴۶۶ روپے ۱۲ آنے ماہ جولائی ۲۳ء تک ہم کو بروئے حیثیت مبلغ ۸۲ داخل خزانہ بیت المال کرنے چاہیئے تھے۔ بابت ماہ مئی ۴۱ روپے بابت ماہ جون ۴۱ چنانچہ قبل اختتام ماہ جون پر دونوں ماہ کا چندہ داخل خزانہ بیت المال کر دیا گیا ہے۔ چونکہ ضروریات سلسلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے جو مجلس مشاورت پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ایک سبق آموز تقریر ادائیگی چندہ کے واسطے جماعتوں کے نمائندگان کو فرمائی تھی۔ اور اس کے بعد مختلف موقعوں پر خطبات جمعہ وغیرہ میں حضور نے اہمیت مصارف سلسلہ پر تقاریر فرمائیں۔ جو "الفضل" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے نیاز مند نے حضرت صاحب کی یہ سب تقریریں احباب کو "وقتاً فوقتاً" سنائی ہیں۔ اور دوستوں کے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ ماہ مئی کا چندہ تو پورا پہلے ادا ہو چکا ہے۔ ماہ جون اگرچہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ پھر بھی ماہ جون کا چندہ پہلے ہی روانہ کر دیا جائے۔ بلکہ اگر ماہ جولائی ۱۹۲۳ء کا چندہ بھی پیشگی وصول کرکے بھیج دیا جائے۔ تاکہ فوری ضروریات سلسلہ میں کام آجائے۔ تو ہم خاص دعا میں شامل ہوجائیں

اگرچہ بعض احباب مالی مشکلات کی وجہ سے ماہ جولائی کی پیشگی وصولی چندہ کی بابت عذردار ہوئے۔ مگر زیادہ حصہ جماعت نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ چنانچہ چار پانچ روز میں ماہ جون جولائی کا چندہ قریباً تین حصہ وصول ہو گیا۔ چوتھا حصہ ان دوستوں کے ذمہ باقی رہا۔ جو کچھ تو بیرونجات میں گئے ہوئے تھے۔ اور کچھ مالی مشکلات میں تھے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے واسطے یہ تجویز کی ہے کہ جن دوستوں سے وصولی اس وقت نہیں ہو سکی۔ ان کے نام قرضہ تحریر کرکے رقم چندہ کی پوری کر دی جائے۔ اور ان سے آخر ماہ جولائی تک وصول ہو کر قرضہ بے باق کر دیا جائے۔

لہذا اس تجویز کے مطابق رقم چندہ ماہ جولائی پیشگی پوری کرکے آج روانہ خزانہ بیت المال کی گئی ہے۔ اگرچہ یہ ہماری خفیف رقم ادائگی مصارف سلسلہ کے مقابلہ میں کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ تاہم ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں میں شامل ہو جائیں گے۔ گویا اس وقت ہماری انجمن کا چندہ ماہ جولائی تک ادا ہو چکا ہے۔ آئندہ ماہ اگست کے آخر میں اگر خدا تعالے نے زندگی بخشی۔ تو پھر وصولی ہوگی۔ نہایت ادب سے التماس ہے۔ کہ جناب ناظر صاحب بیت المال حساب انجمن ملاحظہ فرما کر جولائی تک کے چندہ کی رسید مرحمت فرمائیں۔ اور جماعت کے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالے آئندہ ہمیں حضرت اقدس کے حکم کی تعمیل کی توفیق بخشے۔ ہماری مالی تنگی دور ہو جائے۔ اور جماعت کے بیماروں کو صحت حاصل ہو۔ اس وقت جماعت کے کچھ بچے و مستورات وغیرہ بخار میں مبتلا ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے حضور و دیگر بزرگان مخلصین جماعت سے ان سب دوستوں کے لئے دعا کی درخواست ہے

(ناظر بیت المال قادیان)

جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ و گورداسپور
کے لئے
اعلان

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ اور ضلع گورداسپور کی اطلاع کیلئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ بابا محمد حسن صاحب آنریری مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ضلع سیالکوٹ اور ضلع گورداسپور کا دورہ کرنے کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ جو جماعتوں کو تربیت کی طرف توجہ دلائیں گے۔ اور پند و نصائح فرمائیں گے۔ احباب ان کے وعظوں میں شامل ہو کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

سیالکوٹ میں اہلحدیثوں سے مناظرہ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے سالانہ جلسہ کے دوران میں اہلحدیث کے ساتھ جو خط وکتابت درباره مناظرہ شروع ہوئی تھی۔ آخر نتیجہ پر پہنچی۔ اگرچہ اہلحدیثوں نے مناظرہ سے گریز کرنے میں کئی حیلے تراشے۔ غیر معقول عذرات پیش کئے۔ مگر آخر وہ میدان مناظرہ میں نکلنے کے لئے مجبور ہو گئے۔ کیونکہ ہم نے ان کی ہر ایک شرط کو منظور کر لیا۔

تحریری مناظرہ سے گریز

ہماری طرف سے سب سے پہلی شرط یہ تھی کہ مناظرہ تحریری ہوگا۔ جس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ غیر شریف لوگ استہزاء کرکے جلسہ میں خلل انداز نہ ہوسکیں۔ دوسرے فریقین کے دلائل ریکارڈ میں آجائیں۔ اور پبلک ٹھنڈے دل سے غور کرکے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکے۔ مگر اہلحدیث اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور اس بات پر اصرار کیا۔ کہ مناظرہ تقریری ہو تحریری ہم کو منظور نہیں۔ ہم نے ان کی یہ شرط بھی منظور کر لی۔ مگر بذریعہ اشتہار اہلحدیثوں نے شائع کیا۔ کہ جلسہ میں اگر کوئی شور وغل کرے گا۔ تو ہم ذمہ دار نہیں ہونگے۔ گویا عوام کو پہلے ہی کہدیا کہ وہ شور وغل کریں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

غیر احمدی علماء کا استہزاء

ان علماء سے جن کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شر من تحت ادیم السماء۔ علمی رنگ میں تو کچھ بن نہ آیا۔ ہاں استہزاء ٹھٹھا اور تمسخر کرتے رہے یہ تو اپنی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیر وتذلیل کے لئے اپنے بد خصائل کا نمونہ پیش کر رہے تھے مگر درحقیقت حضور کی صداقت اور منجانب اللہ ہونے کا ثبوت پیش کر رہے تھے۔ کیونکہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ما یقال لك الا ما قد قیل للرسل من قبلك۔ کہ یہ ہمیشہ سب رسولوں سے ایسا ہی کرتے چلے آئے ہیں۔

اہلحدیثوں کی ناکامی

محمدی بیگم کی پیشگوئی پر ان کے مناظر مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے اگرچہ نہایت ناشائستہ حرکات اور غیر مہذبانہ گفتگو سے پبلک کو استہزاء اور بکواس کرنے پر برانگیختہ کیا۔ مگر ہمارے فاضل مناظر ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے نے اس پیشگوئی کو ایسی وضاحت کے ساتھ بیان کیا کہ لوگ پکار اٹھے۔ کہ جس شرح وبسط سے یہ پیشگوئی آج بیان

کی گئی ہے۔ ہم نے پہلے کبھی نہیں سنی۔ تعلیم یافتہ طبقہ نے علانیہ کہا کہ یہ پیشگوئی واقعی صاف اور واضح طور پر پوری ہو گئی ہے۔

حیات مسیح کے مضمون کے وقت مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی فریق مخالف کی طرف سے مناظر تھے۔ مگر کوئی دلیل قرآن کریم یا احادیث سے پیش نہ کر سکے۔ ہاں اصل مضمون کو چھوڑ کر محمدی بیگم کے قصے کو شروع کر دیا۔ جب ہمارے مناظر صاحب کے اعتراضات کے جواب دینے سے عاجز آ گئے۔ تو ادہر ادہر کی لایعنی باتیں شروع کر دیں۔

اس کے بعد یکے بعد دیگرے صداقت مسیح موعود علیہ السلام و ختم نبوت پر مناظرے ہوئے۔ ہماری طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم و مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے لال حسین اختر۔ اور مولوی ابراہیم صاحب خدا کے فضل سے علمی رنگ میں دونوں مخالف مناظروں کو سخت ناکامی ہوئی۔ ہمارے دلائل و براہین کا تو کوئی جواب نہ دے سکے۔ البتہ پبلک کو اشتعال دلانا شروع کر دیا۔ خدا کے فضل سے بازاری آدمیوں کے سوا جو کہ علمی باتیں سمجھنے کا مادہ نہیں رکھتے تھے۔ باقی سب علمی طبقہ پر احمدیت کے متعلق نہایت اچھا اثر پڑا۔ الحمد للہ۔ کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے صداقت کا بول بالا کیا۔ اور جھوٹوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔

قبول احمدیت

خدا کا فضل ہے کہ اس نے کئی سعید روحوں کو ہماری طرف کھینچا۔ چنانچہ چار اصحاب نے اسی وقت حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔

خاکسار :- محمد بشیر سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

چندہ کا غلہ فوراً فروخت کر دیا جائے

فصل ربیع کے چندے میں جس قدر غلہ اب تک فراہم ہو چکا ہو۔ عہدہ داران مال کو چاہیے۔ کہ وہ جلد فروخت کر کے اس کی قیمت خزانہ بیت المال قادیان میں بھجوا دیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تفصیل بھیجی جائے۔ کہ کس قدر غلہ وصول ہوا۔ کس نرخ سے فروخت کیا گیا۔ اور کیا قیمت وصول ہوئی۔ نیز جو بقایا چندہ احباب سے واجب الوصول ہو۔ وہ بھی جلد وصول کیا جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

سابق صدر کشمیر کمیٹی کے نام ایک چٹھی

مسلمانان سری نگر کی طرف سے عرضداشت

جناب مکرم معظم ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ۔ جناب والا کا مکتوب اول سلسلہ ہمارے مطالعہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ کسی احسان فراموش غدار قوم نے جناب والا اور جناب والا کے مقرر کردہ کارکنان کی ذات پر اس قسم کے غلط الزام لگائے ہیں۔ کہ جناب والا کے وکلا جو ریاست کشمیر میں مظلوموں کے مقدمات کی پیروی کے لئے آئے تھے۔ مظلومان ریاست سے رقوم وصول کرتے رہے ہیں۔ اور بجائے پیروی مقدمات کے احمدیت کی تبلیغ کی ہے۔ اور مسلمانان ریاست سے در پردہ کر ان کا خون چوسا ہے۔ یہ ہر سہ الزامات غلط اور سراسر غلط ہیں۔ ہم حلفاً تحریر کرتے ہیں۔ کہ جو وکلاء جناب والا نے سری نگر میں مظلوموں کے مقدمات کی پیروی کے واسطے بھیجے تھے۔ انہوں نے بلا کسی فیس کے نہایت ہمدردی اور جانفشانی کے ساتھ مظلوموں کے مقدمات کی پیروی کی ہے جس کا شکریہ متفقہ طور پر مسلمانان کشمیر نے ایک عظیم الشان جلسہ میں بمقام پتھر مسجد ادا کیا بلکہ تا قیامت اس کا شکریہ ادا کرتے رہیں گے۔ اور کوئی رقم نہ انہوں نے نہ جناب کے کسی اور کارکن نے سری نگر سے فراہم کر کے جناب والا کی خدمت میں بھیجی ہے۔ نہ ہی ان وکلاء صاحبان نے یہاں آ کر کوئی احمدیت کا پرچار کیا۔ بلکہ ہر وقت جناب والا نے قدمے درمے مظلومان ریاست کی امداد فرمائی ہے۔ اور فرماتے ہیں۔ اور مظلومان ریاست کو ہر وقت و ہر ساعت امید امداد جناب والا سے ہے۔ چاہے جناب والا صدر کشمیر کمیٹی ہوں۔ یا نہ ہوں ہم ہرگز احسان فراموش نہیں ہیں۔ ہم کو ہر ساعت اور ہر وقت جناب والا پر کامل بھروسہ ہے

خاکساران

مسلمانان سری نگر کشمیر

بذریعہ سید احمد شاہ بیہقی۔ سید قمر الدین و سید محمد یوسف شاہ بیہقی۔ سید غلام محمد بیہقی۔ پیر محمد سعید۔ میرک شاہ۔ میر علی خان۔ پیر احمد شاہ۔ علی محمد۔ خواجہ محمد بیگ۔ مقبول بیگ۔ پیر نور الدین۔ قاضی عبد العلی شاہ۔ پیر قمر الدین۔ سید محمد یوسف قادری۔ سید حسن شاہ۔ سید مبارک شاہ۔ پیر نظام الدین۔ پیر احمد شاہ قادری۔ سید غلام جیلانی۔ سید احمد محمد شاہ۔ خواجہ غلام حسن۔ سید غلام محی الدین۔ ایم غلام محی الدین۔ عبد الخالق ڈار۔ صدیق بٹ۔ عبد الجبار بٹ۔ سید غلام الدین اندرابی۔ غلام احمد شاہ۔ صدیق گنائی۔ صدیق گوریری۔

لائلپور میں کانگریسیوں کی سینہ زوری

اچھوتوں کو دبانے کی ناروا کوشش

جب سے گاندھی جی نے اپنی سرگرمیوں کا رخ اچھوتوں کی طرف پھیرا ہے۔ ان بیچاروں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں۔ ان کے متعلق جداگانہ حقوق کی منظوری بھی واپس لے لی گئی۔ اور دن رات یہی کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ہندو قوم کے یہ (پرانے) خادم کہیں حلقۂ غلامی سے نکل نہ جائیں۔ اگرچہ اخباروں میں یہ پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندو اچھوتوں کو سوسائٹی میں برابر کا درجہ دینے کے لئے بے تاب ہیں لیکن اندر ہی اندر ایسی کوشش کی جا رہی ہیں۔ کہ غریب اچھوتوں کو حرف شکایت بھی زبان پر لانے کی جرأت نہ ہو سکے۔ تا دنیا سمجھ لے۔ کہ اچھوت اپنی پست حالی پر مطمئن ہیں۔ کانگرسی اصحاب کبھی تو اس مقصد کے حصول کے لئے مسلمانوں کو باعزت سمجھوتہ کی رشوت دے کر انہیں اچھوتوں کے خلاف آمادہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور کبھی اس رسوخ کو جو ہندوؤں کو محکمہ ہائے حکومت میں حاصل ہے۔ اچھوتوں کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اچھوت اگر اپنی پر درد داستان سنانے کے لئے آواز بلند کریں۔ تو اسے سینہ زوری کے مظاہروں سے دبانے کی سعی کی جاتی ہے۔ ان سب واقعات کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے۔

۱۳-۱۴ جون لائل پور میں اچھوتوں کا جلسہ تھا۔ جس میں انہوں نے جداگانہ حقوق اور جداگانہ نیابت کی تائید میں پرزور تقریریں کیں۔ چونکہ ہندوؤں کو ایسی تقریریں کسی طرح بھی پسند نہیں تھیں۔ اس لئے ان کے جلسہ کو ناکام بنانے کے لئے پہلے ہی سے سازش کر لی گئی۔ پہلے دن جب علاوہ اچھوت لیڈروں کی تقریروں کے بعد جناب قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل کی بھی تقریر ہوئی جنہیں اچھوتوں نے اس موقعہ پر تقریر کرنے کے لئے خاص طور پر مدعو کیا تھا۔ تو تقریر کے خاتمہ پر دو تین ہندوؤں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ ایک مسلمان کو کیوں اجازت دی گئی ہے۔ ہم بھی ضرور تقریریں کریں گے۔ اچھوت بیچارے بہتیرا کہتے رہے۔ کہ ان کی تقریر ہماری درخواست کے مطابق ہماری حمایت میں ہے۔ اور آپ لوگ چونکہ ہمارے

مخالف ہیں۔ اس سے آپ کو اجازت نہیں دی جا سکتی لیکن اچھوتوں کی اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی نظر میں حقیقت ہی کیا ہے۔ کہ ان کے انکار کی پرواہ کی جاتی۔ جھٹ سے مقامی کانگریس کمیٹی کے ڈکٹیٹر صاحب آ دھمکے اور ایک کانگرسی اچھوت کو تقریر کے لئے سٹیج پر کھڑا کر دیا۔ اچھوت بیچارے بمصداق قہر درویش بر جان درویش خاموش رہ گئے۔ اور کانگریسی اچھوت نے ڈکٹیٹر صاحب کی پشت پناہی کے صدقے تقریر کی۔ اس ساری کارروائی سے کانگریسیوں کو یہ ظاہر کرنا مقصود تھا۔ کہ تمہارے جلسوں کی آزادی بھی ہمارے رحم پر موقوف ہے۔

دوسرے دن کانگریسی مخالفت کا اس سے بھی زیادہ ظہور ہوا۔ ہمارے پاس ایک سرکردہ آدھرمی لیڈر نے آکر شکایت کی۔ کہ پولیس نے ہمیں اپنے جلسوں میں مسلمانوں کی تقریریں کرانے سے روک دیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کانگریسی شورہ پشتوں نے پولیس کو اس ممانعت کے لئے متوجہ کیا۔ بہرحال کانگریسی مخالفت اپنا رنگ لائی۔ اور اچھوت اس کے مصداق ہو کر رہ گئے۔

نہ تڑپنے کی اجازت ہے نہ فریاد کی ہے
گھٹ کے مر جاؤں یہ مرضی مرے صیاد کی ہے

ایک طرف ہندوؤں کے اچھوتوں کی ہمدردی میں گھل جانے کے بلند بانگ دعاوی کو دیکھئے۔ اور دوسری طرف ان کی آواز کو جبراً دبانے اور انہیں دوسروں کی ہمدردی سے محروم کرنے کی مکروہ چالیں ملاحظہ کیجئے۔

ہندوؤں کی اس ذہنی کیفیت کی موجودگی میں اچھوتوں پر ان کے صدہا سال کے مظالم کی رسّی ڈھیلی ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

سکرٹری شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ لائلپور

مبلغین کی نقل و حرکت

مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ۲۳ جون کو راہوں جلسہ پر تشریف لے گئے تھے ۲۶ کو واپس تشریف لائے۔

مولوی علی محمد صاحب اجمیری اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جالندھر جلسہ کے لئے ۲۳ کو تشریف لے گئے تھے۔ مولوی غلام رسول صاحب ۲۷ کو واپس تشریف لائے۔

حافظ مبارک احمد صاحب ۲۲ جون کو برگٹ تحصیل پسرور جلسہ کے لئے تشریف لے گئے۔ ۲۳ کی شام کو واپس تشریف لائے۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

وصیتیں

۳۹۲۵ء:۔ منکہ سماۃ فاطمہ زوجہ شیخ حبیب اللہ صاحب قوم شیخ عمر ۲۳ سال بیعت ۲۶ دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن نابھہ ریاست نابھہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میرے پاس زیور نقرئی و طلائی مالیت -/۶۰۰ روپیہ میری ملکیت کا موجود ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائداد زرعی و سکنی و نقدی وغیرہ نہیں ہے۔ میرے ضروریات کے مصارف کا خاوند کفیل ہے۔ اور کوئی آمد ماہوار نہیں ہے۔ چونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ لہٰذا درستی صحت ثبات عقل میں اپنے زیور قیمتی -/۶۰۰ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے مبلغ ۶۰ روپیہ ۱/۱۰ حصہ پورے کا پورا پہلے داخل کرتی ہوں۔ تاکہ بعد میں انجمن کو وصولی کی تکلیف نہ ہو۔ اگر اور کوئی جائداد بعد میں مجھ کو حاصل ہو جائے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ داخل کروں گی۔ میرے مرنے کے بعد ایسی جائداد بعد میں حاصل شدہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو وصول کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ مورخہ ۱۲ اپریل ۳۳ء میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مہر میں مجھ کو حصہ زیور ملا ہوا ہے۔

العبد:۔ سماۃ فاطمہ اہلیہ شیخ حبیب اللہ نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ عنایت اللہ خلف شیخ عصمت اللہ نائب کورٹ نابھہ ۱۲/۴/۳۳
گواہ شد:۔ شیخ حبیب اللہ مختار عدالت ریاست نابھہ
گواہ شد:۔ شیخ قدرت اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ نابھہ بقلم خود۔ کاتب الحروف

۳۹۲۶ء:۔ منکہ امام بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن عزیز پور ڈگری ڈاکخانہ بڈھا گوریہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد اس وقت صرف مبلغ -/۲۰۰ روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ بذمہ شوہر ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

العبد:۔ امام بی بی زوجہ چوہدری محمد الدین موصیہ ۲۵۔۳۔۳۳ء
گواہ شد:۔ چوہدری محمد الدین شوہر موصیہ عزیز پور نشان انگوٹھا
گواہ شد:۔ بقلم خود محمد ابراہیم احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ عزیز پور بیٹا حقیقی موصیہ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۳ء

۳۹۲۷ء:۔ منکہ عبد الحمید ولد ہدایت اللہ قوم چوہان راجپوت پیشہ معمار مستری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن پکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں معماری کا کام کرتا ہوں۔ ماہوار آمد جس قدر ہو۔ اس میں سے دسواں حصہ بمد وصیت ادا کیا کرونگا۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان خام مالیت قریباً -/۲۰۰ واقع موضع پکھو کے میں اس مکان کا ۱/۵ حصہ بمد وصیت دینے کا اقرار کرتا ہوں۔ جس کی قیمت یا تو اپنی زندگی میں ادا کر دوں گا۔ یا میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ اس کے پانچویں حصہ پر قابض ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائداد بھی میری وفات کے بعد ثابت ہو۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کے پانچویں حصہ کی مالک ہوگی۔ محلہ دار الانوار قادیان میں میرا حصہ (۶ کنال اراضی کا) وہ دراصل میرے دونوں لڑکوں اور بھتیجے کا ہے۔ گو اس وقت کمیٹی میرے نام ہے۔ وہ روپیہ درحقیقت یہ تینوں ادا کرتے ہیں۔ العبد:۔ عبد الحمید موصی مذکور نشان انگوٹھا۔

گواہ شد:۔ محمد شریف پسر موصی کلرک ٹیلیفون گورداسپور
گواہ شد:۔ مرزا عبد الحق وکیل گورداسپور بقلم خود ۱۱/۴/۳۳

۳۹۲۸ء:۔ منکہ فضل بیگم زوجہ مولوی عبد الرحمٰن ہیڈ ماسٹر مدرسہ قوم گوجر عمر تخمیناً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۵/۴/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد زیور قیمتی دوصد -/۲۰۰ روپیہ اور حق مہر یکصد -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ کل مالیت تین صد روپیہ ہے۔ جس کے تیسرے حصہ یعنی یکصد روپیہ کی نسبت وصیت کرتی ہوں۔

العبد:۔ فضل بیگم موصیہ مذکور
گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد:۔ فضل الدین امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات

زنانہ بیٹھک
دالان
کوٹھڑی
دکان
دکان
غسل خانہ
صحن
برآمدہ
بیٹھک
کنواں
دروازہ
صحن
دروازہ
صحن
کوٹھڑی
بیت الخلاء
کھڑکی
سڑک
بطرف باغ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دارالعوام میں ۲۴ جون کو نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ سرکردہ ہندوستانی لبرلوں کی طرف سے جو کانگرس سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ ایک تار موصول ہوا ہے۔ جس میں سیاسی قیدیوں کی رہائی پر زور دیا گیا ہے۔ اور ہندوستان کا دستور اساسی وضع کرنے میں کانگرس کی شرکت کی قدر و قیمت ظاہر کی گئی ہے۔ لیکن اس کے متعلق وزیر ہند کے ۱۳ فروری ۱۹۳۲ء کے بیان میں حکومت کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہتی۔

حکومت ہند کا ایک کمیونک جو ۲۷ جون کو شملہ سے شائع ہوا مظہر ہے کہ چیف کمشنر انڈیمان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تمام قیدیوں نے ۲۶ جون سے بھوک ہڑتال ترک کر دی ہے۔

کانگرسی لیڈروں نے ۲۷ جون کو گاندھی جی کے مشورہ سے فیصلہ کیا ہے۔ کہ کانگرس کی موجودہ پوزیشن اور آئندہ پروگرام کے متعلق غور کرنے کے لئے ۱۲ جون کو پونہ میں ہی ایک جلسہ کیا جائے۔ گاندھی جی کے علاوہ ان تمام کانگرسی لیڈروں سے جو اس وقت جیلوں سے باہر ہیں۔ شرکت کی توقع ہے۔

نیویارک سے ۲۶ جون کی خبر ہے کہ امریکہ۔ انگلینڈ اور فرانس اس اصل پر متفق ہو گئے ہیں۔ کہ نوٹوں کی مالیت کے برابر سونے کا جو ذخیرہ رکھا جاتا ہے۔ اس کے بجائے چاندی کا ذخیرہ رکھا جائے۔ یہ تجویز موجودہ اقتصادی بدحالی کے مقابلہ کے لئے کی گئی ہے۔

برلن سے ۲۷ جون کی خبر ہے کہ معاہدہ ورسیلز اور دیگر معاہدات کی پابندیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ جرمنی نے دو تیز رفتار جنگی ہوائی جہازوں کی تعمیر کا آرڈر دیدیا ہے۔ تا اگر کوئی غیر ملکی ہوائی جہاز جرمنی پر حملہ کرے۔ تو اس کا تعاقب کیا جا سکے۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۷ جون کو ہندوستانی اسمبلی کی یوروپین پارٹی کے لیڈر سر کاؤنسر ریٹو آف انڈیا کمیٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یوروپینوں کا مطالبہ یہ ہے کہ پولیس ڈیپارٹمنٹ کو ہندوستانی وزراء کے حوالہ نہ کیا جائے۔ ہر صوبہ میں ایوان ہائے اعلیٰ بنائے جائیں۔ اور کونسلوں میں یوروپینوں کو کافی نمائندگی دی جائے۔

یوروپین ایسوسی ایشن اسی صورت میں وائٹ پیپر کی تجاویز کو منظور کر سکتی ہے کہ اس میں یہ تبدیلیاں کر دی جائیں۔

بہاولپور کی ہندو سبھا کا دفتر جس میں خلاف قانون جلسے ہونے کی وجہ سے ریاست نے ضبط کر لیا تھا۔ ۲۴ جون کو واپس کر دیا گیا۔ نواب صاحب نے اپنے حالیہ اعلان میں ایک ہندو وزیر کے تقرر پر غور کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں یہ افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہ موجودہ وزیر اعظم ریاست سے جانے والا ہے۔ اور اس کی جگہ ہندو چیف منسٹر مقرر ہوگا۔

رنجیت سنگھ کی سمادھ میں یکم فروری کو جو بم پھٹا تھا اور ایک ڈاکو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں حکومت کو معلوم ہوا ہے۔ کہ نہنگ سکھ ڈاکوؤں کا ایک بڑا گروہ پنجاب میں موجود ہے۔ چنانچہ اس کی گرفتاری کے لئے ایک سپیشل محکمہ قائم کیا گیا۔ اور معلوم ہوا ہے۔ کہ مختلف حصص سے ۴۵ سکھ گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے قبضہ سے دس رائفلیں آٹھ ریوالور۔ بہت سے کارتوس۔ بم۔ اور بم بنانے کا مصالحہ برآمد ہوا ہے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ کے نامہ نگار نے پشاور سے اطلاع دی ہے کہ ضلع کوہاٹ کے ایک خٹک زمیندار بازگل خان نامی کی عمر اس وقت ایک سو ساٹھ سال کی ہے۔ اور وہ بالکل تندرست اور بینا ہے۔ اس کے دو لڑکے ہیں۔ جن میں سے بڑا سو سال کا اور چھوٹا نوّے سال کا ہے

مسلم لیگ کے صدر میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر نے اعلان کیا ہے کہ ۹ جولائی کو مسلم لیگ کی کونسل کا ایک اجلاس لاہور میں منعقد ہوگا۔ مرزا محمد سعید صاحب سیکرٹری نے ۱۶ جولائی کو دہلی میں جس اجلاس کے انعقاد کا اعلان کیا ہے! اسے آپ جائز تسلیم نہیں کرتے۔

اقتصادی کانفرنس میں جرمنی کی طرف سے ایک یادداشت پیش کی گئی تھی۔ جس میں تمام اقوام سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ وہ متحدہ طور پر انقلاب اور بدامنی کو جس کی جڑیں روس میں قائم ہیں کچلنے کی کوشش کریں۔ حکومت روس نے سرکاری طور پر اس کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ اور جرمن گورنمنٹ کو ایک نوٹ بھیج کر ان الفاظ کو اعلان جنگ کی اپیل کے مترادف قرار دیا ہے۔

انڈین جرنلسٹس ایسوسی ایشن کے ایک مکتوب کے جواب میں بنگال گورنمنٹ نے اطلاع دی ہے کہ بنگال میں اخبارات پر سختی نہیں۔ اور یہ خیال قطعاً غلط ہے کہ پولیس کے خلاف الزامات کی اشاعت ناممکن ہے۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس کے متعلق جنیوا سے ۲۷ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ کانفرنس کا اجلاس ۱۶ اکتوبر تک ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب آزاد کا عکس ۲۴ جون اینگلو عربک کالج دہلی میں بے نقاب کیا گیا۔ حاضرین میں آزاد صاحب کی تصویر کے کارڈ تقسیم کئے گئے۔

مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی نے پولیس کمشنر بمبئی کے نوٹس کے جواب میں اعلان کیا ہے۔ کہ میں نے جو بیان لکھا تھا۔ مکمل تحقیقات کے بعد اور احساس ذمہ داری سے لکھا تھا۔ میں اپنے بیان کا ایک لفظ بھی واپس لینے کو تیار نہیں

مسٹر جسٹس آغا حیدر اور مسٹر جسٹس ایڈیسن پر مشتمل پنجاب ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے ۲۷ جون کو یہ فیصلہ دیا۔ کہ اگر پنجاب کی کوئی دیوانی عدالت رہن نامہ کے مطابق کسی رہن شدہ جائداد کو قرضہ کی ادائیگی کے لئے نیلام کئے جانے کا حکم صادر کرے۔ تو ایسا حکم یا ڈگری ناقابل عمل درآمد ہوگی۔ بشرطیکہ رہن شدہ جائداد زراعتی اراضی ہو۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور مسٹر پینی کی جگہ مسٹر نواب سنگھ صاحب اور مسٹر فرگوسن کمشنر جالندھر کی جگہ مسٹر پینی تعینات ہوئے ہیں۔ اور مسٹر فرگوسن رخصت پر تشریف لے گئے ہیں

زمیندار کمپنی لمیٹڈ کے سیکرٹری نے تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے ۲۸ جون کو عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا ہے۔

پنجاب کونسل کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ ۲۷ جولائی کو ہوگا۔

لاہور شہر کے بعض حصوں میں ہیضہ کی شکایت ہے۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۸ جون کو اس مطلب کا بل پیش کیا گیا۔ کہ جو برطانوی عورتیں غیر ملکی مردوں سے شادی کریں۔ انہیں قومیت کو برقرار رکھنے کی آزادی حاصل ہو۔

جاپان سے چاول خریدنے کی جو افواہ شائع ہوئی تھی۔ اس کی تردید ہو گئی ہے۔

ملک معظم نے ۲۸ جون بلومز بری میں یونیورسٹی آف لنڈن بلڈنگ کا سنگ بنیاد رکھنے کی رسم ادا کی۔ یہ یونیورسٹی دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔ اپنی تقریر میں اس بات پر اظہار مسرت کیا۔ کہ اقتصادی بدحالی کے اس دور میں بھی انگلینڈ نے علم و ہنر کو فراموش نہیں کیا۔ اندازہ ہے کہ یونیورسٹی کی اس بلڈنگ کی تعمیر میں ۳۰ سال لگیں گے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی